معرفت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 24- ستمبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 24- ستمبر 1998ء.... جمادی الثانی 1419ھ - 24- تبوک 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 211

عاجزی وانکساری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ

(کنز العمال جلد 2 ص 25)

کہ جب بندہ عاجزی و فروتنی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتویں آسمان پر رفع کر لیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار' عاجزی' فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں (اللھم صل علے محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم)

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے انکسار فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا۔ بس بیچارے خدمت گاروں پر آفت آئی۔

دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پروا نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر ناخدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 637 تا 638)

خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تمہارے سر عاجزی سے جھکے رہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

میں پھر اپنی حقیقت کی طرف آتا ہوں۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی تمہارے اندر کبر اور غرور پیدا نہ ہو۔ تمہارے سر عاجزی سے ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہیں۔ تمہارے سر اس سے زیادہ جھکنے چاہئیں جتنا کہ اس جذبہ کے وقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر جھک جایا کرتا تھا مگر اس سے زیادہ ممکن نہیں ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور بیان کرنے والوں نے بیان کیا کہ ایک موقع پر جب کہ آپؐ سوار تھے خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کی یاد میں اور اس کی حمد کے گیت گاتے ہوئے آپؐ کا سر جھکنا شروع ہوا اور جھکتا چلا گیا یہاں تک کہ آپؐ کی پیشانی کاٹھی کے اوپر لگ گئی۔ اب اس سے زیادہ آپؐ کیسے جھک سکتے ہیں لیکن خدا کے پیار میں اور خدا کی حمد میں اور خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے جہاں تک وہ سر جھک گیا تھا اگر اس سے زیادہ جھکنا تمہارے لئے ممکن نہیں تو اس حد تک جھکنا تو تمہارے لئے ممکن ہے اور بڑی ہی بے غیرت ہو گی وہ پیشانی جو اس کے بعد سر اٹھائے۔

پس جو عاجزی کا مقام تمہیں عطا ہوا (اور یہ بڑا زبردست مقام ہے) اسے مت بھولو۔ یہ درس سیکھنے کے لئے آپ دوستوں کو یہاں جمع کیا جاتا ہے۔ جو پیار کرنے کا اور دکھوں کو دور کرنے کا مقام' جو بے نفس خدمت کا مقام آپ کو عطا ہوا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور خدا کرے کہ جس غرض کیلئے اس نے ایک احمدی کو پیدا کیا ہے وہ غرض ہمیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے رہے اور ہمیشہ اس کے جوارح سے وہ ظاہر ہوتی رہے اور اس کے عمل سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی رہے۔"

(خطاب فرمودہ 26- دسمبر 1975ء)
(الفضل 21- فروری 1976ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی پانچویں سالانہ علمی ریلی 1998ء کا انعقاد

(نمائندہ خصوصی) مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی پانچویں سالانہ علمی ریلی 18'19 ستمبر کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تقریب افتتاح 18 ستمبر کو جمعہ کے روز ساڑھے تین بجے سہ پہر منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) تھے۔ اس موقعہ پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب ناظم اعلیٰ علمی ریلی (ایڈیٹر الفضل) نے تعارفی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان مقابلہ جات کا آغاز مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے 1994ء میں کیا تھا۔ اور امسال اس سلسلہ کا پانچواں پروگرام ہے۔ پہلے سال چار علمی مقابلے ہوئے۔ دوسرے سال چھ' تیسرے سال دس' چوتھے سال گیارہ اور امسال خدا کے فضل و کرم سے تیرہ انفرادی اور اجتماعی مقابلہ جات منعقد ہو رہے ہیں۔ اہم پروگراموں کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے کے ذریعے دنیا بھر کو دکھائی جاسکے گی۔

بعد ازاں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) و مفتی سلسلہ نے خطاب فرمایا اور طلباء کو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور قرآنی علوم و معارف سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

علمی ریلی کے پروگرام 18'19 ستمبر کو جاری رہے۔ 19 ستمبر بروز ہفتہ رات ساڑھے سات بجے ایوان محمود میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو سابق پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ تھے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم چوہدری محمد علی صاحب نے خطاب میں فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ساری دنیا میں سے آپ کو چن لیا ہے۔ یہ ذمہ داری بھی ہے فرض بھی ہے بہت بڑی سعادت بھی ہے اور خوف کا مقام بھی۔ انہوں نے کہا کہ امام ہے تو ہم جماعت ہیں۔ ورنہ ہم جماعت نہیں کہلا سکتے۔ ساری دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے ماضی کے حالات کا موازنہ کرتے ہوئے بتایا کہ خدا کا جتنا شکر کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے حضرت امام جماعت کو گھر گھر پہنچا دیا ہے۔ اس نعمت کی قدر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

عبادت میں ایک لذت اور سرور ہے

حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "خوب سمجھ لو کہ نماز بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے" اب یہ ایک عجیب سا تبصرہ ہے جو دنیا میں اکثر انسانوں کو اپنے تجربے میں درست دکھائی نہیں دیتا۔ بہت بڑے مخلصین دیکھے ہیں ہم نے 'جو نماز بجالاتے ہیں اور باقاعدگی سے نماز بجالاتے ہیں لیکن وہ زور لگا کر نماز بجالاتے ہیں اور ان کی عبادتیں محض اس وقت تک زندہ رہتی ہیں جب وہ اپنی ضروریات مانگنے پر زور دیتے ہیں۔ مگر محض نماز میں لذت ہو یہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں آپ کے (رفقاء) میں ایسی مثال کثرت سے ملتی تھی کہ جو لوگ نماز میں اٹک گئے تھے ان لوگوں سے ہم نے (بیوت الذکر) کو آباد دیکھا' (بیت) مبارک میں بھی '(بیت) اقصیٰ میں بھی ان (رفقاء) کی یاد آتی ہے تو حیرت ہوتی ہے۔ اس وقت سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیوں ان کا دل (بیت الذکر) میں اٹکا ہوا ہے۔ ایک معمولی قلی اور مزدور اور غریب لوگ جن کو باہر کی دنیا میں کمائی کے لئے وقت قربان کرنا پڑتا تھا اس وقت کو خوشی سے قربان کرکے پانچوں وقت (بیت الذکر) پہنچا کرتے تھے۔ کچھ حلوائی تھے' کچھ مٹھائیاں بیچنے والے یا دودھ بیچنے والے' دہی بیچنے والے' مونگ پھلیاں بیچنے والے ایسے غریب غریب لوگ جو دوڑے ہوئے (بیت الذکر) میں چلے آتے تھے اور ہر دفعہ ان کو دکان پہ تالے لگانے پڑتے تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو بغیر تالوں کے' چونکہ چھابڑیوں میں تجارت کرتے تھے' بے تالوں کے اپنی چھابڑیاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تقویٰ کا معیار بھی اتنا بلند تھا کہ کوئی ان چھابڑیوں کی طرف بری نظر نہیں ڈالتا تھا۔ مٹھائیوں کی دوکانیں خالی پڑی ہوئی ہیں قلاقند سامنے سجی پڑی ہے مجال ہے جو کوئی شخص اسے اٹھانے کی جرات کرے اور یہ واقعہ ایسا ہے جو میں روزانہ دیکھتا تھا۔ جب بھی اس بازار سے گزر ہو مثلاً سکول آتے یا جاتے اور نماز کا وقت ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو تو وہ سجی ہوئی دوکانیں بغیر کسی دوکاندار کے اسی طرح پڑی رہ جاتی تھیں۔ پس کوئی وجہ ہے ان کو لازماً لذت محسوس ہوتی تھی، نماز دل میں۔ اگر لذت محسوس نہ ہوتی تو اپنی دنیا کو تج کر اس طرح قربان کرکے وہ (بیوت الذکر) کی طرف نہ دوڑتے۔

پس یہ وہ لذت ہے جس سے دوبارہ آشنائی ضروری ہے اور اس آشنائی کے لئے محنت کرنی ہوگی اور الحمدللہ کہ وہ محنت شروع ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ لذت تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔ یہ مقام حاصل کرنے میں ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس مقام کی طرف آپ چلنا شروع ہو گئے ہیں اور یہ بھی ایک بہت بڑا اللہ کا احسان ہے جو ہمیں نصیب ہوا ہے۔ اتنی فکر ضروری ہے۔ اس فکر کے بغیر ہم زندہ رہ ہی نہیں سکتے کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے" اگر لذت سے محروم ہے تو دوڑا پھرے گا۔ فرماتے ہیں انسان اپنی زوجیت کے تعلقات سے محروم ہو جاتا ہے تو کس طرح وہ ڈاکٹروں کے پاس دوڑا پھرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بعض ایسے بھی ہمارے علم میں ہیں جو زوجیت کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ تھے اور انہوں نے خودکشی کرلی۔ فرمایا کہ اصل مقصد جس کے لئے یہ لذتیں نصیب ہوتی ہیں وہ اور تھا لیکن لذت اپنی ذات میں مقصد بن گئی اور ان سے محرومی کے نتیجے میں انسان دنیا چھان بیٹھتا ہے' ہر جگہ پہنچتا ہے کسی طرح علاج ہو لیکن نماز جس کی لذت سب لذتوں سے بڑھ کر ہے اس کے لئے فکر مند نہیں ہوتا۔ یہ بات حضرت مسیح موعود کو سمجھ نہیں آرہی اس لئے کہ آپ ہم سے بہت اونچے ہیں اور بہت اونچائی سے نیچے دیکھنے پر بعض دفعہ نیچے کی باریک باریک حرکتیں سمجھ نہیں آرہی ہوتیں اگرچہ اس مضمون کا فلسفہ آپ سمجھتے ہیں مگر پھر بھی حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے اتنی عظیم لذت اور دنیا کی لذتوں کے لئے انسان مارا مارا پھر رہا ہے کیڑوں کی طرح اپنی زندگی ضائع کر رہا ہے لیکن اس طرف توجہ نہیں۔

(الفضل 21- مارچ 98ء)

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

ایک آفتاب۔ جس کے جلوہ کی تاب عارفوں کو نہ تھی

حضرت چوہدری غلام محمد خان صاحب گرداور قانونگو بھگالانہ ضلع ہوشیار پور (والد ماجد ڈاکٹر غلام اللہ خاں" تمغہ قائداعظم") 1893ء میں مبایعین کے پاک زمرہ میں شامل ہوئے۔ آپ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ حضرت راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ مہتمم بندوبست اور حضرت قاضی عطاء الٰہی صاحب گوجرانوالہ جیسے بزرگوں کو آپ کے ذریعہ احمدیت کی نعمت حاصل ہوئی۔ آپ کا بیان ہے:-

"رسالہ "الوصیت" شائع ہونے کے جلد بعد میں ایک دفعہ حضرت اقدس کی خدمت میں گیا یہ 1906ء کی بات ہے۔ حضور پرنور نماز ظہر پڑھ کر بیت مبارک میں ہی لیٹ گئے۔ دوسرے خدام کے ہمراہ یہ عاجز بھی حضور کا جسم مبارک دبانے لگا۔

حضور کی آنکھیں اتنی روشن تھیں جیسے سورج۔ ان کے سامنے ہماری آنکھیں نہیں کھل سکتیں تھیں۔ اسی طرح چہرہ مبارک پر نظر نہ ٹکتی تھی۔

میں نے کئی بار حضور پرنور کو غور سے دیکھنے کی کوشش کی مگر آنکھیں دیکھنے کی تاب نہ لاسکیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود چہرے پر اتنی رونق تھی کہ بچے اور جوان کے چہرے پر بھی نہیں ہو سکتی"

("حضرت چوہدری غلام محمد خاں" صفحہ 13- مولفہ جناب ڈاکٹر غلام اللہ خاں مرحوم- اشاعت مارچ 1986ء 6- ای ماڈل ٹاؤن لاہور نمبر 14)

بیعت سے فوری انقلاب

○ حضرت چوہدری صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"قاضی عطاء اللہ صاحب پٹواری (گوجرانوالہ) نے جو ان دنوں میرے پاس ہی تھے۔ بیعت کی تو اس سے پہلی رات ایک آدمی ان کو ساٹھ روپے رشوت دلا گیا تھا۔ صبح پھر وہ آدمی ان کو رشوت دلوانے کے لئے آیا تو انہوں نے روپے لینے سے انکار کر دیا۔ مجھے اس آدمی نے کہا کہ کل شام تو میں ان کو ساٹھ روپے رشوت دلا گیا تھا آج صبح ہوتے ہی یہ انکار کر رہے ہیں۔ اصل بات یہ تھی کہ

قاضی صاحب رات کو مجھ سے بیعت لکھوا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی جلدی ان کی کایا پلٹ دی"

(ایضاً" صفحہ 14)

روحانی توجہ کا اعجاز

○ حضرت چوہدری صاحب جن دنوں ضلع کرنال میں متعین تھے ایک شخص لالہ مکند لعل تحصیلدار تھا جو ایک نہایت متعصب آریہ اور شدید دشمن تھا اور چوہدری صاحب کی انتہائی دیانتداری اور فرض شناسی کے باوجود آپ کی مخالفت اور شرارت کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔ حضرت چوہدری صاحب نے اس کی مخالفت کے سارے واقعات حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں لکھ دئے۔

حضرت کی روحانی توجہ کا ایسا حیرت انگیز اعجاز رونما ہوا کہ آپ کی طرف سے تسلی بخش جواب پہنچنے کے بعد تحصیلدار خود حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا

کہ پچھلی باتوں کو جانے دو۔ میں اب تم سے بہت خوش ہوں پھر وہ آخر تک مہربان ہی رہا۔

(ایضاً صفحہ 12)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون نویسی اور تقریری مقابلوں کے بارہ میں

حضرت مصلح موعود کی ضروری ہدایات

22- اکتوبر 1950ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سالانہ اجتماع کے موقع پر رات کے وقت بھی مقام اجتماع میں تشریف لائے اس وقت خدام کے تقریری مقابلے ہو رہے تھے جن کے اختتام پر حضور نے خدام سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں بیش قیمت ہدایات سے نوازا تھا۔ جو پیش خدمت ہیں۔

دوسری بات میں لیکچراروں کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جلدی جلدی اور زور کے ساتھ بولا جائے تو تقریر زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے نہ جلدی جلدی بولنا تقریر کے اندر اثر پیدا کرتا ہے۔ اور نہ زور سے بولنا تقریر کے اندر اثر پیدا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی تقریر میں بے موقعہ زور سے بولتا ہے۔ تو تقریر کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ گلے سے اوپر بول رہا ہے دل سے نہیں بول رہا۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ پندرہ سولہ منٹ کے بعد ہی گویائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود نے وہ لیکچر لکھا جو آریوں کی مجلس میں پڑھا گیا اور جس کے نتیجہ میں "چشمہ معرفت" کتاب لکھی گئی۔ اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو چکے تھے۔ ان جیسی آواز والا جماعت میں اور کوئی شخص موجود نہ تھا اور یہ سوال درپیش تھا کہ یہ تقریر کون پڑھے تجویز یہ ہوئی کہ مقابلہ کر کے دیکھا جائے کہ کون شخص زیادہ موزوں ہے کہ اسے تقریر پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ مختلف لوگوں نے وہ تقریر پڑھی بڑے بڑے لوگوں میں سے حضرت خلیفۃ المسیح اول۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تھے۔ ان کے علاوہ اور لوگ بھی تھے۔ میری عمر اس وقت چھوٹی تھی لیکن میں خیال کرتا تھا (شاید یہ اندازہ اب موجودہ عمر کے لحاظ سے ہو) کہ اگر میں وہ تقریر پڑھتا تو غالباً اچھی پڑھتا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول کی آواز زیادہ بلند نہ تھی۔ اگرچہ آہستہ آہستہ زور پکڑ کر وہ مؤثر ہو جایا کرتی تھی۔ لیکن وہ اس مقام پر نہیں پہنچتی تھی جہاں تقریر کرنے والا جوش کے ساتھ سامعین کو اپنے ساتھ بہالے جایا کرتا ہے۔ یوں تقریر کے لحاظ سے آپ کی آواز میں بڑا اثر تھا۔ اور مضمون سامعین کے ذہن نشین ہو جاتا۔ اور ان کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔ لیکن پڑھنے میں یہ طریق کامیاب نہیں ہوتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے وہ مضمون تو پڑھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود آپ کے پڑھنے کے طریق پر مطمئن نہ ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے بعد مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مضمون پڑھنا شروع کیا۔ ان کی آواز باریک تھی دوسرے وہ عربی سے ناواقف تھے اور مضمون میں چونکہ اکثر قرآنی آیات تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے غلط پڑھنا شروع کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ یہ بھی موزوں نہیں اس کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے پڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ پہلے دونوں کی آواز میں چونکہ بلندی اور گرج نہیں تھی اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان کا طریق بیان پسند نہیں فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے بڑے زور کے ساتھ گرج کی سی آواز میں پڑھنا شروع کیا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی آواز جلد ہی بیٹھ گئی۔ اور حضرت مسیح نے فرمایا۔ تشریف رکھیں غرض مضمون کو آہستگی سے اور ایسے رنگ میں پڑھنا چاہئے۔ کہ سامعین پڑھنے والے کی آواز میں سموئے جائیں۔ جب تک سامعین پڑھنے والے کی آواز میں سموئے نہیں جاتے۔ اور جب تک ان کا پڑھنے والے کی آواز کے ساتھ اشتراک نہیں پیدا ہوتا۔ اس وقت تک تقریر میں زور پیدا کرنا ان کو قریب کرنے کی بجائے دور کرتا ہے۔

پھر تقریر کرنے والے کو اپنا مضمون اس طرح بیان کرنا چاہئے۔ کہ اسے سارے مضمون کے سارے پہلو مد نظر ہوں۔ بعض دفعہ تقریر کرنے والا اپنا مضمون ایسے طور پر بیان کرتا ہے کہ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا طریق بیان درست ہے۔ لیکن جن شقوں کی وجہ سے وہ اسے واضح محسوس کرتا ہے وہ سامعین کو معلوم نہیں ہوتیں۔ اس لئے اس کی تقریر بیکار ہو جاتی ہے۔ مثلاً آج ہی بعض مقررین نے کہا ہے۔ کہ یہ بات تو واضح ہے۔ لیکن یہ فقرہ وہاں کہا جاتا ہے۔ جہاں تقریر کرنے والا کسی منطقی نکتہ کی طرف پہلے اشارہ کر دیتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر عقل اور سمجھ رکھی ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں یہ بات بالکل واضح ہے کہ جب ایک انسان کے سامنے کوئی غیر معقول بات پیش کی جائے گی۔ تو وہ اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ چونکہ ہم نے ایک ایسی بات پیش کی ہے۔ جس کو دنیا کے سب لوگ جانتے ہیں۔ اور پھر یہ بات پیش کی کہ اگر انسان کے سامنے کوئی غیر معقول بات رکھی جائے۔ تو وہ اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ تو یہ بات سج جائے گی۔ لیکن اگر ہم کہیں گے کہ یہ بات واضح ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کا ظہور ہونا چاہئے تھا۔ تو یہ بات ہمارے لئے تو واضح ہو گی کہ دنیا کے حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ تقاضا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور مبعوث ہو لیکن ایک مخالف تو یہ بات نہیں مانتا۔ پس ہر بات کہتے وقت یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ کہ آیا سننے والا اسے سمجھ سکے گا یا نہیں۔

اس کے بعد میں اس مجلس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک تقریر کرانے کا یہ طریق جو نکالا گیا ہے۔ غلط ہے۔ بعض تقریریں کرنے والوں نے ایسا مضامین منتخب کئے ہیں جو بہت اہم ہیں۔ لیکن وہ دو منٹ کے بعد چپ ہو گئے۔ دو منٹ میں مضمون کی ماہیت کو بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ اس لئے یہ طریق غلط ہے۔ پھر یہ کہنا کہ تقریر کے لئے نام لکھا دو یہ طریق بھی غلط ہے۔ یہ علم کے مظاہرہ کا موقعہ ہے۔ یہ اجلاس عام انجمنوں کا اجلاس نہیں یہ وہ اجلاس ہے جس میں یہ مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ ہم نے نوجوانوں کو اتنی مشق کرائی ہے۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کے لئے بعض دفعہ بڑے بڑے عالموں کا بھی نام آجاتا ہے لیکن میں وہ نام کاٹ دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ انہیں پہلے باہر مشق کرالو۔ اسی طرح یہ خدام الاحمدیہ کا اسٹیج ہے۔ یہاں یہ مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے اپنے خدام کو تقریر کرنے کی کتنی مشق کرائی ہے۔ اور ان کے ذہنوں میں کتنی جلا پیدا کر دی ہے۔ پس ایسے موقعہ پر یہ کہنا کہ تقریروں کے لئے نام لکھوا دو۔ غلط ہے۔ کچھ مضامین پہلے چن لینے چاہئیں اور انہیں باہر بھجوا دینا چاہئے اور بعض ایسے سرکل بنا دینے چاہئیں جن میں سے ایک ایک نمائندہ لے لیا جائے۔ پھر انہیں اختیار دیا جائے۔ کہ وہ اپنی میٹنگ کریں۔ اور اس موضوع پر جس پر ان کے نمائندہ نے اجتماع کے موقعہ پر تقریر کرنی ہے۔ خوب بحث کریں۔ اور دلائل بیان کریں۔ پھر جو نمائندہ منتخب ہو۔ وہ ان دلائل میں سے کچھ دلائل چن لے۔ اور نوٹ لکھ لے۔ یہاں تقریر زبانی ہو۔ لیکن تقریر کرنے والے کو یہ اختیار دینا چاہئے۔ کہ وہ اس کے لئے بعض نوٹ لکھ لے۔ پھر ان لیکچراروں کو کم از کم بیس منٹ ملنے چاہئیں۔ اس طرح دو گھنٹے میں چھ لیکچر ہو جائیں گے۔

جہاں تک تحریری مضامین کا سوال ہے اس بات کی ضرورت نہیں کہ یہاں یہ کہا جائے۔ کہ دوست اس امتحان میں شامل ہونے کے لئے اپنا نام لکھوا دیں۔ بلکہ پرچے بنا کر باہر بھجوا دینے چاہئیں خدام ان پرچوں کی تیاری کریں۔ اور جب یہاں آئیں تو وہ امتحان کے لئے اپنا نام لکھوا دیں۔ یہاں سپروائزروں کے سامنے بیٹھ کر وہ مضامین لکھیں اور ہر سال ایسا کریں۔ جو گروپ قابل ہو جائیں ان کی جگہ دوسرے گروپ لے لئے جائیں۔ اس طرح قدم بہ قدم تمام جماعتوں کے سرکل مقرر کر کے مضامین لکھواؤ۔ اگر آپ لوگوں نے مضمون نویسی کی مشق کرانی ہے۔ تو بے شک امتحان میں شامل ہونے والے کتابیں بھی ساتھ لے آئیں۔ انہیں یہ اختیار دیا جائے۔ کہ وہ ضروری کتابیں دیکھ سکیں۔ لیکن کسی سے مشورہ نہ لیں۔ بہرحال انہیں یہ موقعہ دینا چاہئے۔ کہ وہ مختلف کتابوں سے استنباط کر کے مضامین لکھیں۔ آخر ہم مضامین لکھتے ہیں تو کیا فرشتے آ کر ہمیں نوٹ لکھواتے ہیں ہم بھی دوسری کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور ان سے مسائل اخذ کر کے مضامین لکھتے ہیں۔ ہمارا یہ مقصد نہیں ہونا چاہئے۔ کہ ہمارے نوجوان علوم مروجہ کو استعمال کرنا زیادہ سے زیادہ جانتے ہوں۔ جس طرح کتابوں کا امتحان ہوتا ہے۔ ایک امتحان اس قسم کا بھی ہو۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ ایک مضمون مقرر کر دیا جائے۔ مثلاً وفات مسیح کا مضمون ہے۔ ایک سال کے لئے یہ مضمون مقرر کر دیا جائے۔ بے شک آپ بعض سوالات بھی دے دیں۔ مثلاً کسی نے نئے رنگ میں کوئی اعتراض کیا ہے۔ یا کوئی پرانا اعتراض زیادہ اہم ہو گیا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان سوالات کو مدنظر رکھ کر مضمون لکھا جائے صرف شرط یہ ہو گی کہ مضمون اس جگہ لکھنا ہوگا۔ اور سپروائزر کی نگرانی میں لکھنا ہوگا۔ تا معلوم ہو کہ لکھنے والا وہی ہے۔ ہمارا اصل مقصد یہ نہیں کہ خدام کی ذہانت کا امتحان لیا جائے۔ بلکہ ہم نے ان کے علم کا امتحان لینا ہے۔ اور علم کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہوتا ہے۔ پس آئندہ یہ طریق بند کیا جائے۔ اور علاقے اور سرکل مقرر کر دیئے جائیں اور ان سے ایک ایک نمائندہ اس امتحان میں شمولیت کے لئے لے لیا جائے۔ انہیں مضمون پہلے بتا دیا جائے اور یہ اجازت دی جائے کہ لوکل مجلس کے تمام خدام اپنی ایک میٹنگ منعقد کریں۔ اور اپنے نمائندہ کو دلائل لکھوائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ساری کی ساری جماعت اس مضمون کی تیاری میں شامل ہو گی اور ہر خادم یہ کوشش کرے گا۔ کہ اس کی دلیل زیادہ اعلیٰ ہو۔ پھر کتابوں کا بھی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ صرف دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس نے مقررہ وقت میں مضمون لکھ لیا ہے صاحب القلم اسی کو کہتے ہیں۔ جو کسی مضمون کو مقررہ وقت میں لکھ سکے۔ اور صاحب القلم پیدا کرنا ہمارا مقصد ہے۔ پھر تقریری امتحان بھی اسی طرح کا ہونا چاہئے۔

ایک اور چیز بھی ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہاں ایسا کوئی انتظام نہیں کہ اگر مضمون میں کوئی غلطی ہو جائے۔ تو اس کی اصلاح کر دی جائے۔ مثلاً یہی مضمون کہ پاکستان کو کس بلاک میں شامل ہونا چاہئے۔ یہ مضمون طلباء کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اگر کوئی لیکچرار کوئی ایسی بات کہہ دے جو سلسلہ کی پالیسی کے خلاف ہو۔ اور اس کی بعد میں تردید نہ کی جائے۔ تو سننے والا وہی خیال ساتھ لے جائے گا۔ اور کہے گا کہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر گیا تھا اور وہاں سے یہ بات سن کر آیا ہوں۔ پس اس موقعہ پر ایسا انتظام بھی ہونا چاہئے۔ کہ کوئی شخص کسی قسم کا کوئی غلط خیال اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔ میں بعد میں کوئی ایسا طریق مقرر کروں گا۔ جس سے غلط خیالات کی تردید ہو سکے۔ اور خدام اپنے ساتھ غلط خیالات لے کر نہ جائیں......

یہ ہدایتیں میں آئندہ اجتماع کے متعلق دیتا ہوں۔ تحریری اور تقریری مقابلوں کے لئے مجالس کو پہلے لکھا جائے۔ وہ اپنی میٹنگ بلائیں۔ اور اپنے اپنے نمائندہ کو نوٹ لکھوائیں۔ نمائندہ اپنی اپنی مجلس کے ارکان سے دلائل سن کر آئے۔ اور اگر یہ پتہ لگ جائے کہ بعض اچھے جوان تیار ہو گئے ہیں۔ تو انہیں اسٹیج پر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعمت اللہ بشارت صاحب

قسط اوّل

ایک پاکباز اور دیانتدار وجود

حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

ولادت 1856ء تقریباً بیعت 9 جولائی 1891ء
وفات 6 ستمبر 1898ء

حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر ڈنگہ ضلع گجرات کے ایک باعظمت اور اعلیٰ خاندان سادات میں سے تھے۔ ان سندات شاہی سے جو شاہان سلف سے آپ کے خاندان میں موجود ہیں ثابت ہے کہ شاہان مغلیہ کے دربار میں اس خاندان کو خاص دخل رہا ہے۔ اور اپنی ذاتی وجاہت اور اقتدار کے لحاظ سے آپ کے بزرگ مختلف عنایات خسروانہ کے مورد رہے۔ آپ خوارزمی سید کہلاتے تھے۔ آپ کی اصلی سکونت موضع تالومے مضافات تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں واقع تھی۔

آپ کے والد ماجد سید ہدایت شاہ صاحب ایک پارسا مرد خدا تھے۔ نواح پسرور میں دور دور تک ان کی بزرگی اور پارسائی کی شہرت تھی۔ اور ہر طرح لوگ ان سے فیضیاب ہوتے تھے۔

حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کے تین بھائی سید محمد علی شاہ صاحب سید احمد علی شاہ صاحب اور سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ درجہ اول تھے۔ حضرت سید صاحب کے یہ تینوں بھائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ اور آپ کے حضور ایک عقیدت مندانہ اخلاص آپ کے سب خاندان کو حاصل تھا۔ حضرت مسیح موعود نے 313 رفقاء خاص میں سید امیر علی شاہ صاحب کا نام 79 نمبر پر اور سید احمد علی شاہ صاحب کا نام 228 نمبر پر درج فرمایا ہے (ضمیمہ انجام آتھم ص 43‘42)

حضرت سید صاحب موصوف کی سرکاری ملازمت کا زمانہ ایک دوسرے شریف اور عالی نسب خاندان سادات کے ساتھ تعلق پانے سے شروع ہوتا ہے جس خاندان کے نامور سربراہ حکیم میر حسام الدین صاحب رئیس سیالکوٹ تھے۔ یہ خاندان بھی بلحاظ اپنی دینداری اور صلاح و تقویٰ کے شہر سیالکوٹ میں معزز و معروف ہے۔

حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب کے بابرکت وجود سے اس خاندان کو ایک امتیاز حاصل ہے۔

1877ء میں سید صاحب موصوف کی شادی حضرت حکیم حسام الدین صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ (علاوہ ازیں آپ کے چھوٹے بھائی سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ درجہ اول پولیس بھی اسی شیرازی خاندان میں داخل ہوئے۔ اور آپ دونوں بھائیوں کو حضرت میر حسام الدین صاحب سے ایک ہی وقت میں تعلق دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ اور یہی تعلق سیالکوٹ شہر میں سکونت اختیار کرنے کا باعث ہوا۔

سید صاحب مرحوم 1878ء میں محکمہ پولیس میں ملازم ہوئے اور اپنی خداداد ہمت اور لیاقت سے جلدی کامیاب ہو کر مستقل ملازمت پر پہنچ گئے۔ بیس سالہ دور ملازمت میں اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے آپ انسپکٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

(واقعہ ناگزیر ص 2-4 مولفہ سید حامد علی شاہ صاحب سیالکوٹی۔ اشاعت نومبر 1898 مطبع انوار احمدیہ قادیان دارالامان)

بیعت

حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کو 9۔ جولائی 1891ء کو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ "رجسٹر بیعت اولیٰ" (ابتداء میں بیعت کرنے والے خوش نصیبوں کے اسماء ایک رجسٹر میں درج کئے گئے یہ "رجسٹر بیعت اولیٰ" کے نام سے موسوم ہے)۔ 138 نمبر پر آپ کا نام مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ درج ہے۔

"سید خصیلت علی ولد سید ہدایت علی ساکن موضع تالومہی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ڈپٹی انسپکٹر پولیس ضلع گجرات پنجاب"

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص 498)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 313 رفقاء خاص میں آپ کا اسم گرامی 226 نمبر پر درج فرمایا (ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 ص 347)

حضرت سید صاحب کے بیعت کرنے کا واقعہ بھی بہت ایمان افروز ہے۔ اس کی تفصیل آپ ہی کے الفاظ میں پیش ہے۔

"کیفیت از شروع یوم بیعت یعنی 29 ذی قعدہ 1308 ہجری مقدس مطابق 7 جولائی 1891ء بمقام امرتسر حویلی سندہی خاں کوتوال۔ آج بشمول برادر عزیز امیر علی شاہ بتقریب رخصت سہ ماہ بمراد دریافت حال حضرت مسیح موعود سیالکوٹ سے بسواری ریل بوقت شب روانہ ہو کر آٹھ بجے صبح بمقام شہر امرتسر پہنچے اور اس حویلی میں جو سندہی خان کوتوال کی مشہور ہے اور جہاں حضرت قیام فرماتے فروکش ہوئے۔

دس بجے دن کے جناب ممدوح بالا خانہ سے تشریف لا کر دیوان خانہ میں رونق افروز ہوئے۔ کثیر نظارگیان امرتسر و دیگر احباب کے حلقہ میں تقریر واعظانہ شروع فرمائی۔ مجھ کو اس وقت نیند نے غلبہ کیا۔ ہرچند ہوشیار ہوا مگر بار بار نیند مغلوب کرتی تھی۔ حیران تھا کہ کیا ماجرا ہے۔ اٹھا اور منہ پر پانی ڈالا۔ پھر حضرت کے قریب جا کر بیٹھا۔ بیٹھتے ہی پھر نیند نے مغلوب کیا اور سر زانو کی طرف جھکا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ گرمی کا موسم ہے۔ گیارہ بجے دن کا وقت ہے ایک باغ میں داخل ہوا۔ اندرون باغ ایک طولانی مکان نظر آیا۔ شمالاً غرباً بہت فراخ‘ دروازہ سے داخل ہوا۔ اندر ایک حوض نمودار ہوا مگر خشک۔ پانی اس میں نہ تھا۔ کنارہ حوض سے گزرتا ہوا جنوب کی طرف چلا۔ دیواروں کی طرف بالائی میں الماریاں اور طاق بنے ہوئے دیکھے عمدہ گھاس ہے کچھ کتابیں بھی موجود ہیں۔ حضرت والد بزرگوار وہاں کھڑے ہیں مجھ کو فرمایا کہ یہ گھاس اور کتابیں اب طاق میں رکھ دو۔ چنانچہ بہ تعمیل ارشاد میں نے ان کو طاق میں رکھ دیا۔ فوراً سر کو جھٹکا لگتے ہی آنکھ کھل گئی اور معاً یہ تفہیم ہوئی کہ تم پہلا علم اور حاصل مال بالائے طاق رکھو۔ اسی وقت حسب ایماء آنجناب حضرت مسیح (موعود) سے شرف اندوز بیعت ہوا۔ پھر اس کے بعد بالکل نیند نہ آئی۔"

(واقعہ ناگزیر ص 8-9 مؤلفہ سید حامد علی شاہ صاحب سیالکوٹی۔ مطبع انوار احمد قادیان نومبر 1898ء)

حضرت مسیح موعود ...... سے تعلق بیعت قائم ہونے کے بعد آپ کی روحانی قوتیں مزید صیقل ہوئیں اور آپ خدا تعالیٰ سے محبت و تعلق میں روز بروز ترقی کرنے لگے۔ "بہت سے واردات کشف و الہام کے ان پر ہوتے تھے۔ اور اپنے مولائے حقیقی کے ساتھ ان کے قلب کا تعلق ایسا بڑھ گیا تھا کہ اب ان کی زندگی کا اعلیٰ مقصد یہی تھا کہ کوئی وقت ایسا نہ ہو جو مولائے حقیقی کی یاد سے انہیں دوری ہو۔ اسی واسطے خدا نے ان پر فضل کیا اور ان کو ان نعمتوں سے حصہ دیا جو منعم علیہم کو دیا کرتا ہے۔ اس فضل کے نمونے ان کے وہ رؤیائے صادقہ ہیں جن سے ان کا تعلق اور جذب بحضور مالک حقیقی پیدا ہے۔"

(ایضاً)

حضرت سید حامد علی شاہ صاحب نے حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کے حالات واقعات پر مشتمل کتابچہ "واقعہ ناگزیر" میں آپ کی کتاب یادداشت سے چند خوابیں درج فرمائی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود سے سچا تعلق رکھنے والا ایک مرید کس درجہ تک صفائی باطن حاصل کر سکتا ہے اور کس کس رنگ کی واردات اس کے قلب پر خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ ان رویاء و کشوف میں سے ایک کا ذکر درج ذیل ہے۔

ایک رؤیا

"چند یوم بعد از بیعت تاریخ درج نہیں۔"

گرمی کا موسم ہے طلوع آفتاب کا وقت۔ ایک شورہ زار جنگل میں ہوں۔ زمین کا شور اٹھا ہوا نظر آتا ہے۔ کوئی درخت یا سبزہ نہیں۔ ایک عالی شان پختہ مکان اس جنگل میں تیار ہے جس کا دروازہ مشرق کی طرف ہے۔ بلند اور خوبصورت دروازہ کے سامنے گھاس سبز کے دو قطعہ نہایت خوشنما ہیں۔ زمین خوب سیراب ہے۔ شبنم کے قطرات اس سبزی میں چمکتے ہیں ایک عجیب پر کیفیت اور دلفریب سماں ہے کوئی کنواں یا نہر وہاں نہیں نہ کوئی پانی پہنچانے کا سامان ہی دکھائی دیتا ہے اردگرد کی زمین بالکل خشک ہے بارش کا نام و نشان نہیں۔ تعجب میں کھڑا ہوں اتنے میں ایک ضعیف العمر بزرگ نمودار ہوئے۔ ان سے اس دلفریب سرسبز قطعہ اراضی کا حال پوچھتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ باقی زمین خشک مگر یہ قطعہ تر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم نہیں جانتے یہ کیا ہے۔ یہی کھیت ہے جس کی بابت مرزا صاحب اور محمد حسین بٹالوی کا تنازعہ ہے.... اصل میں یہ کھیت ملکیت مرزا صاحب کا ہے۔

نوٹ بقلم مرحوم۔ چونکہ یہ رؤیا ایسے وقت میں دکھایا گیا کہ مسیح موعود کے لفظ کی نسبت بہت شور پڑا ہوا تھا اس امداد غیبی نے حضرت مسیح موعود پر میرے ایمان کو محکم کر دیا۔ (واقعہ ناگزیر ص 10-9)‘

جلسہ سالانہ میں شمولیت

جماعت احمدیہ کے دوسرے جلسہ سالانہ میں (جو دسمبر 1892ء میں قادیان دارالامان میں منعقد ہوا) آپ کو شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اگرچہ اس جلسہ میں پانسو کے قریب لوگ جمع ہو گئے تھے۔ لیکن وہ احباب اور مخلص جو محض للہ شریک جلسہ ہونے کے لئے دور دور سے تشریف لائے ان کی تعداد قریب تین سو پچیس (325) کے پہنچ گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے ان مخلصین کے اسماء آئینہ کمالات اسلام میں درج فرمائے ہیں۔ "حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس کڑیانوالہ ضلع گجرات" کا نام 21 ویں نمبر پر درج ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام بحوالہ روحانی خزائن جلد 5 ص 617)

مکتوب حضرت مسیح موعود

ذیل میں عورتوں سے حسن معاشرت سے متعلق ایک مکتوب درج کیا جاتا ہے جو حضرت مسیح موعود نے اپنے مخلص خادم حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کے نام تحریر فرمایا۔ (مکتوب گرامی پر تاریخ درج نہیں)۔

محبی اخویم سید خصیلت علی شاہ صاحب سلمہ اللہ

آپ کا عنایت نامہ چند روز ہوئے کہ پہنچا تھا۔ مجھ کو معلوم نہیں کہ میں نے جواب لکھ دیا تھا یا نہیں۔ غالباً یہی خیال ہے کہ جواب لکھ دیا گیا تھا۔ اب باعث تکلیف دہی ہے کہ میں نے بعض آپ کے سچے دوستوں کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں سنا ہے کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہئے کسی قدر آپ شدت رکھتے ہیں۔ یعنی غیظ و غضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا اندازہ ملحوظ نہیں رہتا۔ میں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا کیونکہ اول تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا غلام باری سیف صاحب

روحِ اطاعت

ساتویں صدی ہجری میں امام یحیٰ بن شرف نووی نے حدیث کی ایک کتاب "ریاض الصالحین" تالیف فرمائی۔ حدیث کی کتب میں مضامین کی ترتیب کے لحاظ سے اس کتاب کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں امام صاحب نے عدل کی اہمیت' اطاعت نظام' مشیروں کے انتخاب اور عہدہ طلبی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے اقوال جمع کئے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے بزرگ صحابی سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فقیہ صاجزادے حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس امر پر ہم سے عہد بیعت لیتے تھے کہ "سنیں گے اور اطاعت کریں گے" حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تم پر اطاعت لازم ہے خواہ تنگی کی حالت ہو یا آسائش کی۔ تعمیل حکم پر تمہیں انشراح صدر ہو یا انقباض۔ خواہ تم پر دوسروں کو ترجیح ہی کیوں نہ دی جاتی ہو۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتارتا ہے قیامت کے دن اس کا کوئی جواب مسموع نہ ہو گا اور جو ایسی حالت میں وفات پائے کہ اس کی گردن انقیاد کی وجہ سے خم نہ ہو یعنی بیعت کا حلقہ اس کی گردن میں نہ ہو گا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر باہر ہوا اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے اتار دیا۔

حضرت ابن عمرؓ سے ایک طویل اور ایک عجیب حدیث روایت میں ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کی معیت میں تھے۔ جب ہم منزل پر پہنچ گئے تو بعض خیمے نصب کرنے میں لگ گئے۔ بعض تیراندازی میں مصروف ہو گئے۔ بعض اپنی سواریوں کی دیکھ بھال میں مشغول ہو گئے۔ کہ اچانک نبی کریم ﷺ کی جانب سے منادی کی آواز سنائی دی کہ سب لوگ یہاں جمع ہو جاؤ۔ جب سب صحابہؓ اکٹھے ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جو بھی نبی گزرا اس نے اپنی امت کو ہر آنے والی خیر سے مطلع کیا اور شر سے بھی آگاہ کیا۔ فرمایا میری امت کے پہلے حصہ کو دنیا کے فتنوں سے قدرے سلامتی ہو گی لیکن بعد میں آنے والوں پر ابتلاء آئیں گے اور ایسے امور ان کو پیش آئیں گے جو نامناسب ہوں گے۔ ایسے فتنے ہوں گے جو انہیں پیس دینے والے ہوں گے۔ ایسے ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ صاحب ایمان کہے گا یہ فتنہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ لیکن وہ آزمائش بھی جاتی رہی گی اور دوسرا فتنہ پیدا ہو گا۔ پھر وہ کہے گا یہ فتنہ اصل فتنہ ہے یہ فتنہ اس سے بڑا ہے۔ سنو جو تم میں سے جہنم سے بچنا چاہتا ہے اور جنت کا طالب ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی موت ایمان پر ہو وہ لوگوں سے وہی سلوک کرے جو وہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا جائے۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس نے امام کی بیعت کی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا اسے چاہئے کہ جہاں تک اس کی استطاعت ہے امام کی اطاعت کرے۔

سلمہؓ بن یزید جعفی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی یا نبیؐ اللہ اگر حالت یہ ہو کہ ایسے امراء ہمارے حاکم ہو جائیں کہ اپنے حقوق ہم سے لیں لیکن ہمارے حقوق کی حفاظت نہ کریں اس وقت ہمیں کیا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اطاعت کرو۔ جو وہ کرتے ہیں اس کے لئے وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ اس کے ذمہ دار وہ ہیں اور تم صرف اسی کے بارہ میں خدا کے سامنے جوابدہ ہو جو تم نے کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس بارہ میں الفاظ مروی ہیں کہ۔

"رسول خدا ﷺ نے فرمایا میرے بعد ایسے واقعات پیش آئیں گے کہ تمہارے حقوق تلف ہوں گے۔ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی۔ عرض کی ایسی حالت ہو تو حضورؐ! ہمیں کیا حکم ہے؟ فرمایا تم پر جو ذمہ داریاں ہیں تم ادا کرو اور جو تمہارے حقوق ہیں ان کے لئے خدا کے حضور فریاد کرو۔

اطاعت نظام کے بارہ میں یہ احادیث بھی نہایت اہم ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اگر کبھی امیر کا ایسا حکم ہو جو تمہیں ناپسند ہو تو صبر کرو کہ اطاعت امیر کسی صورت ترک کرنے کی اجازت نہیں سوائے اس کے کہ امیر معصیت اور گناہ کا حکم دے۔ اطاعت خدا کی رضا کا موجب ہوتی ہے اور بغاوت خدا کی ناراضگی کو بھڑکاتی ہے۔

اسی بات کے آخر میں امام صاحب ان احادیث کو لائے جن میں یہ ارشاد رسولؐ ہے۔ فرمایا ابو ذرؓ! عہدہ ایک امانت ہے۔ اگر اس امانت میں خیانت کی تو قیامت کے دن یہ رسوائی اور پشیمانی کا باعث ہو گا۔ اس لئے امارت کی حرص اور خواہش نہ کرنا۔ عبدالرحمان بن سمرہؓ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا اگر تیری عدم خواہش کے باوجود یہ ذمہ داری تجھ پر ڈال دی جائے تو خدا تمہاری مدد کرے گا لیکن اگر عہدہ کی تم نے خود خواہش کی تو خدا تمہیں اس کے سپرد کر دے گا۔ یہ تیرے گلے کا بار ہو گا۔

نظام اس دھاگے کو کہتے ہیں جس میں موتی پروئے جاتے ہیں۔ ہر فرد ایک موتی ہے لیکن لڑی یا ہار تبھی بنے گا جب فرد دھاگے میں دوسرے موتیوں کے ساتھ ہو گا۔ گلے کی زینت اسی وقت موتی بنتا ہے جب وہ لڑی میں ہوتا ہے۔ دھاگے میں پرو دیا جاتا ہے۔

(ماہنامہ خالد جنوری 94ء)

محمد شکر اللہ صاحب

سونا - GOLD

ٹھیک پتا نہیں کہ انسان کو پہلے پہل کب یہ احساس ہوا کہ سونا قیمتی چیز ہے۔ آج سے چالیس ہزار سال پہلے غاروں میں رہنے والے انسان بھی سونے کو سنبھال کر رکھتے تھے۔ یہ تو خیر بہت پرانی بات ہوئی۔ عراق کے قدیم شہر "اُر" کے کھنڈروں سے تقریباً ساڑھے پانچ ہزار سال پہلے کے جو سونے کے برتن ملے ہیں ان کی خوبصورتی سے اندازہ ہوتا ہے کہ سنار کئی صدیوں سے یہ کام کر رہے ہوں گے تب کہیں جا کر انہیں اس قدر مہارت حاصل ہوئی ہو گی۔ غرضیکہ ہزاروں سال سے سونے کی دھوم ہے۔

یہ سیدھی سی بات ہے کہ جو چیز اچھی مگر کمیاب ہو اس کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔ ابتداء میں سونے کو اسی لئے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا رفتہ رفتہ اس کی اہمیت اتنی بڑھی کہ لوگ صرف اسی آدمی کو امیر سمجھتے جس کے پاس ڈھیروں سونا ہوتا۔ آج بھی وہی ملک امیر سمجھا جاتا ہے جس کی حکومت کے پاس سونے کا بھاری ذخیرہ ہو۔ جوں جوں سونے کی قیمت بڑھی لوگوں کا لالچ بھی بڑھتا گیا۔ اس چمکیلی سنہری دھات کی خاطر جتنا خون بہا' لڑائیاں ہوئیں' شہر لٹے' ملک اجڑے ان کا کوئی حساب نہیں۔ کوئی تاریخ اٹھا کر پڑھ جایئے۔ اکثر لڑائی جھگڑوں میں سونے کا دخل نظر آئے گا۔

خصوصیات

سونے میں صرف یہی خوبی نہیں کہ وہ چمکیلا اور کمیاب ہے۔ اس کی خاصیت یہ بھی ہے کہ اسے زنگ نہیں لگتا۔ اور کوئی تیزاب' خواہ کتنا ہی تیز ہو' از خود اسے نہیں گلا سکتا۔ خالص سونا بہت نرم مگر بہت بھاری ہوتا ہے۔ عام عمارتی اینٹ عموماً تین چار سیر کی ہوتی ہے۔ اگر یہی اینٹ خالص سونے کی ہو تو بیس بائیس سیر سے کم نہ ہو گی۔ سونے کو سلاخوں اور اینٹوں کی شکل میں ذخیرہ کرتے ہیں۔ ان سلاخوں یا اینٹوں پر اس ملک کی مہر ہوتی ہے جہاں انہیں تیار کیا گیا ہو۔

دولت کا معیار

پہلے زمانے میں سونے سے زیور' سکے اور برتن بنائے جاتے تھے۔ سونے کے زیور آج بھی بہت مقبول ہیں البتہ سکوں کا رواج ختم ہو گیا ہے۔ اشرفیاں اب عجائب گھروں ہی میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ آج کل حکومتیں سونے کے سکے چلانے کی بجائے اپنے پاس سونے کا ذخیرہ کر لیتی ہیں۔ اور اس کے حساب سے ملک کے اندر کاغذ کے نوٹ اور سستی دھاتوں کے سکے جاری کرتی ہیں۔ دوسرے ملکوں سے لین دین میں سونے کے ذخیرے کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ گویا نوٹ اور سکے بازار میں اس سونے کی نمائندگی کرتے ہیں جو حکومت کے پاس جمع ہوتا ہے۔ جس ملک کے پاس سونے کی کمی ہو اس کے سکے کو دنیا میں کوئی منہ نہیں لگاتا۔ دوسرے ملک کہتے ہیں کہ ہم سے کچھ خریدنا ہے تو سونا دو اور سودا لو' ہمیں تمہارے کاغذ کے نوٹ نہیں چاہئیں۔ سچ ہے کہ آج کی دنیا میں بھی ملکوں کی عزت اور خوش حالی اور تجارت کے زور شور کا دارومدار سونے پر ہے۔

بڑے مصرف

سونے کے بڑے مصرف دو ہی ہیں۔ زیور بن گئے یا حکومتوں اور لوگوں نے جمع کر لیا۔ اس کے علاوہ تھوڑا سا سونا مختلف چیزوں پر پتر چڑھانے' شیشے اور چینی کے ظروف پر نقش و نگار بنانے' دندان سازی' جلد سازی' گوٹا کناری اور سجاوٹ میں کام آتا ہے۔ ان کاموں میں عموماً سونے کے ورق استعمال ہوتے ہیں۔ یہ ورق سونے کو کوٹ کوٹ کر بنائے جاتے ہیں۔ اور انتہائی باریک ہوتے ہیں۔ موٹائی میں انچ کے ہزارویں حصے سے بھی کم! ایک تولہ سونے سے چالیس مربع فٹ چوڑا ورق بن سکتا ہے۔ سونے کے باریک تار بھی بنتے ہیں۔

قیراط

سونا بہت نرم ہوتا ہے۔ اس لئے زیور کبھی خالص سونے کے نہیں بنائے جاتے۔ خالص سونے کے زیور تو ذرا سا دباؤ پڑتے ہی ٹیڑھے میڑھے ہو جائیں۔ سونے کے کھرے پن کے تعین کے لئے قیراط کا پیمانہ رائج ہے۔ خالص سونے کو چوبیس قیراط کہتے ہیں۔ زیور عموماً اٹھارہ قیراط سونے کے ہوتے ہیں۔ یعنی ان میں اٹھارہ حصے سونا اور چھ حصے دوسری دھاتیں ہوتی ہیں یہ دھاتیں' چاندی' تانبا اور کرومیم وغیرہ' سونے میں سختی پیدا کرنے کے لئے ملائی جاتی ہیں۔ ان کی آمیزش کسی حد تک سونے کا رنگ بھی بدل دیتی ہے۔ چنانچہ تانبا ملے سونے کا رنگ سرخی مائل اور چاندی ملے سونے کا سنہری مائل زرد ہوتا ہے۔

سونے کے ذخائر

سب سے زیادہ سونا جنوبی افریقہ میں نکلتا ہے۔ اس کے بعد جن ملکوں کا نمبر آتا ہے وہ یہ ہیں۔ روس' امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا۔

کبھی برصغیر پاک و ہند بھی اپنے سونے کے ذخائر کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور تھا۔ اب وہ پہلے سی بات تو نہیں البتہ ہندوستان میں میسور کے علاقے میں تھوڑا سا سونا نکلتا ہے۔ زمین سے آج تک کتنا سونا نکالا گیا۔ اس کا درست جواب کوئی بھی نہیں دے سکتا مگر اندازہ ہے کہ اگر اس تمام سونے کو یکجا کر لیں تو نوے فٹ لمبا نوے فٹ چوڑا اور نوے فٹ اونچا ٹیلا بن جائے گا جس کا وزن تقریباً ایک لاکھ ٹن کے قریب ہو گا۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

سپین کا مشہور اور خوفناک کھیل

بُل فائیٹنگ (BULLFIGHTING)

بل فائیٹنگ سپین کا مشہور زمانہ کھیل ہے جسے دیکھنے کے لئے دور دور کے ملکوں سے لوگ سپین آتے ہیں۔ اگرچہ یہ کھیل میکسیکو، پرتگال اور لاطینی امریکہ میں بھی کھیلا جاتا ہے لیکن سپین کو اس میدان میں اول پوزیشن اور خاص شہرت حاصل ہے۔ یہ آدمی اور بیل کے درمیان زندگی اور موت کا کھیل ہے۔ یہ بیل عام روزمرہ کی زندگی میں نظر آنے والے بیل سے قطعی مختلف ہوتا ہے۔ جسم اور طاقت میں بھی اور غصہ اور تیزی میں بھی۔ اس بیل کا عام بیل سے اتنا ہی فرق ہے جتنا کسی کوبرا کا عام گھروں میں پائے جانے والے معمولی قسم کے سانپ سے یا بھیڑیے کا عام کتے سے۔ جس طرح لڑنے والے کتے یا مرغ خاص نسل سے تعلق رکھتے ہیں اسی طرح لڑائی والے بیل خاص نسل کے ہوتے ہیں جو 14، 15 من وزن کے نہایت تندخو اور طاقتور جانور ہیں۔ رومن ایمپائر کے وقتوں میں اس نسل کے بیلوں کا مختلف قسم کے وحشی جانوروں سے مقابلہ کرایا جاتا تھا اور ان کو ایک احاطے میں آمنے سامنے چھوڑ دیا جاتا تھا جبکہ اردگرد تماشائی کھیل دیکھا کرتے تھے۔ اس لڑائی میں اکثر و بیشتر بیل ہی غالب آیا کرتا تھا اور وہ اپنے مدمقابل کو جان سے مار ڈالتا تھا چاہے مقابل پر عام شیر یا شیر ببر ہی کیوں نہ ہو۔ رومن ہیرو ایسے ہی بیلوں سے خود بھی لڑائی کر کے اپنی بہادری اور مہارت کی دھاک بٹھلایا کرتے تھے۔ اسی نسل کے بیلوں سے سپین میں بل فائیٹنگ کا کھیل کھیلا جاتا ہے۔

کھیل کا ہیرو

اس کھیل کا ہیرو جو دراصل بیل سے لڑتا ہے اسے میٹاڈور (Matadore) کہا جاتا ہے اور سپین میں اسے کسی سپر سٹار کی طرح عزت دی جاتی ہے۔ ایک دن کی لڑائی کے کھیل میں اسے دس ہزار ڈالر کی رقم ملتی ہے اور وہ بہت ہی کم عرصہ میں اتنا امیر ہو جاتا ہے کہ عام طور پر تیس سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد وہ اس کھیل سے ریٹائر ہو جاتا ہے لیکن ہر کوئی میٹاڈور اتنا خوش نصیب نہیں ہوتا۔ ان میں سے بہت سے اپنی جان گنوا بیٹھتے ہیں۔ اس صدی کے سب سے عظیم میٹاڈور 125 کی تعداد میں ہوئے ہیں جن میں سے 42 بیلوں کے ہاتھوں لڑائی میں مارے گئے تھے۔ بیل کے ساتھ لڑائی میں میٹاڈور کے ساتھ اس کے تین اسسٹنٹ بھی ہوتے ہیں جو ایک خاص حد تک اس کی مدد کر سکتے ہیں اور دو گھوڑ سوار مددگار بھی ہوتے ہیں۔ لیکن میٹاڈور کے مقابل پر ان مددگاروں کی کوئی عزت اور حیثیت نہیں ہوتی۔

کھیل کے میدان میں

بینڈ کے بجتے ہی انتہائی خوبصورت ریشمی لباس میں ملبوس چاق و چوبند میٹاڈور لمبے لمبے قدموں کے ساتھ پروقار انداز میں پریڈ کرتے ہوئے میدان میں داخل ہوتے ہیں اور پورے میدان کا چکر کاٹتے ہیں۔ ان کے پیچھے ان کے تین اسسٹنٹ اور دو گھڑ سوار مددگار چل رہے ہوتے ہیں جبکہ پرجوش ہجوم اونچے پُرمسرت نعروں اور تالیوں سے ان کا استقبال کرتا ہے۔ اس کے بعد میدان کو خالی کر دیا جاتا ہے اور ایک طرف سے غضبناک بیل پھنکارتا ہوا اندر داخل ہوتا ہے۔ چونکہ ہر بیل کا حملہ کرنے کا انداز مختلف ہوتا ہے اس لئے میٹاڈور کو اس بیل کے حملہ کرنے کے طریق سے آگاہ کرنے کے لئے اس کے اسسٹنٹ ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک کپڑا جس کی ایک طرف سرخ اور دوسری زرد ہوتی ہے لہراتا ہے اور بیل کو حملہ کرنے کے لئے جوش دلاتا ہے۔ بیل غصے میں پھنکارتا ہوا پوری رفتار سے بھاگتا ہوا آ کر اپنے خوفناک سینگوں سے اسسٹنٹ کو ٹکر مارتا ہے۔ لیکن وہ آدمی پھرتی سے بیل کے راستے سے ہٹ جاتا ہے۔ بیل کافی دور آگے نکل کر پلٹتا ہے اور پھر حملہ کرتا ہے اس طرح بیل کے حملوں سے میٹاڈور اس کے انداز کو سمجھ جاتا ہے اور اب لڑائی کے لئے اکیلا میدان میں اترتا ہے جبکہ اسسٹنٹ وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اب میٹاڈور بھی اسی طرح بیل کو انگیخت کرنے کے لئے سرخ کپڑے کو ہلاتا ہے۔ دراصل بیل چونکہ کلر بلائنڈ (Color Blind) ہوتا ہے یعنی وہ رنگوں میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا اس لئے کپڑے کا سرخ یا زرد رنگ اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ پس جنگجو فطرت کی نسل سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اسے علم ہے کہ میں لڑائی کے لئے لایا گیا ہوں اور کپڑا لہرانا گویا اس کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اب بظاہر میٹاڈور کا کپڑا ہلانا اور بیل کے حملے سے خود کو بچانا اس کے اسسٹنٹ کی طرح ہی کا ہے لیکن نہیں۔ اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور یہی وہ فرق ہے جس کو دیکھنے کے لئے لوگ اتنی بڑی بڑی ٹکٹیں خرید کر جوق در جوق آتے ہیں۔ وہ فرق یہ ہے کہ جہاں اسسٹنٹ آتے بیل کو دیکھ کر دور سے ہی محفوظ فاصلے پر بھاگ جاتے تھے اور کسی بھی لحہ بیل کے قریب ہونے کا خطرہ مول نہیں لیتے تھے۔ میٹاڈور کا فرض ہے کہ وہ بیل کو اتنا قریب آنے دے کہ محض انچوں کے فاصلے سے اس کے سینگ سے محفوظ رہ کر ایک طرف کو ہو جائے وہ بار بار حملہ کر کے آنے والے بیل کے سینگوں کے ساتھ یوں کھیلتا ہے جیسے کوئی اپنے پالتو کتے سے کھیلتا ہو اس کے سینگوں کے عین اوپر اپنا کپڑا لہراتا ہے اور بیل اس کے بالکل قریب سے ہو کر نکل جاتا ہے مگر وہ اس کی زد میں گویا آ کر پھر بچ جاتا ہے۔ بس یہی ہے اس کا کمال اور یہی ہے اس کی کامیابی کا معراج۔ جتنا زیادہ خطرناک طور پر بیل کو قریب آنے دیتا ہے اتنا ہی زیادہ ہر "وار" پر اسے داد تحسین ملتی ہے۔ اور جتنا کوئی میٹاڈور اپنے اسسٹنٹ کی طرح فاصلے سے بیل سے بچنے کی کوشش کرے اتنا ہی تماشائی اس پر آوازے کستے ہیں اور ہوٹنگ کرتے ہیں۔ لہٰذا اسے زیادہ سے زیادہ خطرہ مول لینا ہی پڑتا ہے اور اس میں بہت سے اپنی جان گنوا بیٹھتے ہیں۔

موت کا کھیل

بیل کے کچھ عرصہ تک حملوں کے بعد بالآخر وہ گھڑی آن پہنچتی ہے جسے موت کی گھڑی کہا جا سکتا ہے میدان میں میٹاڈور کے گھوڑ سوار اسسٹنٹ نیزوں سے مسلح ہو کر داخل ہوتے ہیں جبکہ گھوڑوں کو بیل کے سینگوں سے بچانے کے لئے ان کے دونوں طرف موٹے موٹے پیڈ باندھے گئے ہیں۔ وہ آ کر بیل کی گردن پر نیزوں سے وار کرتے ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ خون بہنے اور زخموں کے نتیجہ میں بیل کی گردن کے اعصاب کچھ کمزور پڑ جائیں۔ پھر دوسرے تین اسسٹنٹ میدان میں آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک بیل کے کندھوں کی درمیانی جگہ میں دو دو مڑی ہوئی نوکوں والی سلاخیں گاڑ دیتا ہے۔ اپنا کام کرنے کے بعد وہ میدان سے غائب ہو جاتے ہیں۔ اب وہ آخری گھڑی آن پہنچی ہے جسے موت کی گھڑی کہا جا سکتا ہے۔ زخموں سے نڈھال لیکن اشتعال کی آخری حد کو چھوتا ہوا بیل فیصلہ کن انداز میں پوری رفتار سے بھاگتا ہوا میٹاڈور پر لپکتا ہے۔ اب بھی بیل میں اتنی جان اور طاقت ہے کہ اگر اس کے سینگ کا ذرا سا کنارہ بھی میٹاڈور سے چھو جائے تو اسے کئی گز ہوا میں اچھال کر کئی گز دور پھینک دے گا اور سینگ کی موٹائی کے برابر سوراخ اس کے جسم میں کر دے گا اور پھر اس کے گرنے کے بعد اپنے سینگوں اور پاؤں سے اس کا کچومر نکال دے گا۔ یہ انتہائی اذیت ناک موت ہے اور لڑائی کا یہی وہ فیصلہ کن مرحلہ ہے جس میں اکثر میٹاڈور اب تک موت کی آغوش میں جا چکے ہیں۔ اس خوفناک صورت حال میں خوفزدہ ہو کر ایک طرف ہٹ جانے کی صورت میں میٹاڈور کا سب کیا دھرا برباد ہو جائے گا اس کی عزت، شہرت ہمیشہ کے لئے خاک میں مل جائے گی۔ اس مرحلہ پر پہنچ کر اس کھیل کا لازمی تقاضا ہے کہ میٹاڈور بھی بھاگ کر آتے ہوئے بیل کی طرف بھاگ کر ہی اس پر حملہ کرے اس اثناء میں وہ نیام سے اپنی تلوار نکال چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ بھاگ کر آتا ہے اور بیل کے دونوں کندھوں کے عین درمیان میں اپنی تلوار گاڑ دیتا ہے۔ اس کام کے لئے انتہائی درجہ کی بہادری، مہارت اور پھرتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر تلوار ٹھیک اپنی جگہ پر لگے تو بیل فوراً اسی جگہ گر کر لمحوں کے اندر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کو اٹھا کر سٹیڈیم کے پچھلی طرف لے جاتے ہیں اور ہوٹل والے خرید کر لے جاتے ہیں۔ اگر میٹاڈور نے اچھا کام کیا ہے تو اسے بیل کا ایک کان بطور ٹرافی کے کاٹ کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس نے بہت زیادہ شاندار جرأت اور مہارت کا مظاہرہ کیا ہے تو دونوں کان اور دم بطور ٹرافی کے حاصل کرتا ہے۔ ایک دن پروگرام میں عام طور پر ایسے تین مقابلے ہوتے ہیں اور تماشائی جی بھر کر تماشا دیکھتے ہیں۔ ہر کامیاب میٹاڈور کو دس ہزار ڈالر جبکہ ہر اسسٹنٹ کو تین صد ڈالر ایک کھیل میں ملتا ہے۔ عام طور پر تھوڑے ہی عرصہ میں میٹاڈور اتنا مالدار ہو جاتا ہے کہ اسے مزید اس موت کے کھیل کو جاری رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی اور وہ ریٹائر ہو کر اس جنگجو نسل کے بیلوں کا فارم خرید لیتا ہے اور اس کھیل کے لئے انہیں سپلائی کرنا شروع کر دیتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

ذخائر

سونا زمین میں ہر جگہ موجود ہے، کہیں زیادہ کہیں کم۔ مثلاً آپ کے باغیچہ کی مٹی میں بھی سونا ہے لیکن اتنا تھوڑا کہ شاید ایک ٹن مٹی کھودنے اور چھاننے کے بعد ذرہ برابر ہاتھ آئے۔ بڑی تعداد میں سونا دو جگہوں پر ملتا ہے۔ دریاؤں اور ندیوں کی ریت میں یا پھر زمین کے نیچے ان چٹانوں میں جہاں اس کی پتلی اور موٹی پرتیں رگوں کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ریت میں سونا کہاں سے آیا؟ انہی پرتوں سے جو کبھی زیر زمین تھیں۔ پانی کے زور سے چٹانیں گھستی، پستی اور ٹوٹتی رہتی ہیں۔ بعض اوقات کسی چٹان کے گھس جانے سے اس کے اندر چھپی ہوئی سونے کی کوئی پرت ننگی ہو جاتی ہے اور پانی کے زور سے رفتہ رفتہ سونا پتروں، ذروں اور ڈلوں کی شکل میں جھڑ کر اور ٹوٹ پھوٹ کر ریت اور سنگریزوں کے ساتھ بہتا ہوا کہیں کا کہیں جا پہنچتا ہے۔ سونے کے یہ ڈلے چھوٹے بڑے ہر طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ آسٹریلیا میں تین من چار سیر کا ڈلا ملا تھا۔

سونا نکالنے کا طریقہ

دریاؤں سے سونا نکالنے کا طریقہ بنیادی طور پر آج بھی وہی ہے جو ہزاروں برس پہلے تھا۔ پرانے زمانے میں لوگ دریا کی تہ میں بھیڑ کی کھال بچھا دیتے تھے تاکہ سونے کے ذرے آ کر ان میں اٹکتے جائیں۔ بعد میں لوگ ریت چھان کر سونا الگ کر لیتے۔ اصول یہ ہے کہ سونا ریت سے بھاری ہوتا ہے۔ لہٰذا پانی کو اگر بار بار ہلا جلا کر نتھارا جائے تو ریت ہلکی ہونے کی وجہ سے بہہ جائے گی اور سونے کے ذرے نیچے بیٹھ جائیں گے۔ ابتدا میں لوگ تسلوں، پراتوں اور لکڑی کے ہنڈولوں کی مدد سے، جن میں پانی کو بار بار ہلایا جاتا، ریت سے سونا الگ کرتے تھے۔ اب یہی کام ہائیڈرالک جائنٹ Hydraulic Giant اور پاور شاول POwer Shovel جیسی مشینوں سے لیا جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ بہر حال اس سے محنت زیادہ پڑتی ہے اور فائدہ اتنا نہیں ہوتا۔

سونا زیادہ تر کانوں سے نکالتے ہیں۔ پرانے وقتوں میں بھی لوگ بعض ایسی کانوں سے سونا نکال لیتے تھے جو زمین کی سطح سے قریب تھیں۔ مگر گہری کانوں کا پتا لگانا انسے سونا نکالنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ یہ کام سائنسی سمجھ بوجھ کے بغیر ممکن نہ تھا اسی لئے کان کنی کے فن نے پچھلے سو برس میں زبردست ترقی کی ہے۔ جنوبی افریقہ میں سونے کی ایک کان زمین کی سطح سے اڑھائی میل نیچے ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنی گہرائی پر جدید ترین آلات کی مدد ہی سے کام لیا جاسکتا ہے۔

آج کل دنیا میں سونے کی کمی ہے اور جس رفتار سے نکالا جارہا ہے اس سے اندیشہ ہے کہ کبھی کوئی وقت ایسا نہ آجائے جب کہ سونے کی ساری کانیں خالی ہو جائیں۔ مگر یہ کوئی ایسی فکر کی بات نہیں کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس وقت ہم ایک اور جگہ سے سونا نکالنے لگیں اور وہاں اتنا سونا ہے کہ دنیا کا ہر آدمی کروڑپتی بن سکتا ہے یہ جگہ سمندر ہے۔ کروڑوں سال سے سونا دریاؤں کے ذریعے بہہ بہہ کر سمندر میں پہنچتا رہا ہے۔ پھر خشکی کی طرح سمندر کی تہ کے نیچے بھی ایسی چٹانیں اور کانیں ضرور ہوں گی جہاں سونا ضرور ہو گا جہاں سونا پرتوں کی صورت میں موجود ہے۔ یاد رہے کہ خشکی کے مقابلے میں زمین کا چار گنا حصہ سمندر کے نیچے ہے مگر سونا سمندر کے پانی میں زیادہ تر ذرات کی شکل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اندازہ ہے کہ اس سونے کا مجموعی وزن کم و بیش دس ارب ٹن ہے۔ مشکل صرف یہ ہے ابھی سمندری سونا نکالنے کا کوئی سستا طریقہ معلوم نہیں ہوسکا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

بولنے کے لئے زائد وقت بھی دیا جا سکتا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سوائے ایک دو نوجوانوں کے کسی نے کوئی خاص بات بیان نہیں کی۔ اور نہ ہی کسی نے یہ خیال کیا ہے کہ جو دو منٹ وقت ملا ہے۔ اس میں کوئی اچھی بات بیان کروں۔

(مشعل راہ ص 673 تا 677)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

رکھتے ہیں اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کا تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کروں۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے عاشروھن بالمعروف یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو ......

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خیر کم خیر کم لاھلہ یعنی تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا۔ عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہئے اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمان داری بجالاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے۔ مجھے اس پر کون سی زیادتی ہے۔ خون خوار انسان نہیں بننا چاہئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے۔ شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرمادیں اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ سو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ ﷺ کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد

(الحکم 17۔ اپریل 1905ء ص 6)

(جاری ہے)

بقیہ صفحہ 1

کریں۔ آپ نے جو سیکھا ہے اس کو آگے پھیلائیں۔ حضور جو ارشادات فرماتے ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

آخر میں مکرم راجہ منیر احمد خاں صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مہمان خصوصی' شرکاء' اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد محترم چوہدری محمد علی صاحب نے دعا کرائی۔ اس پر یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

ضروری کوائف

امسال علمی ریلی میں پاکستان کے 37 اضلاع کے 210 خدام نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال 30 اضلاع کے 212 خدام شریک ہوئے تھے۔

ریلی کے موقع پر منعقد ہونے والے تیرہ مقابلے یہ تھے

تلاوت' نظم' تقریر اردو' تقریر انگریزی' تقریر اردو فی البدیہہ تقریر معیار خاص' بیت بازی' مطالعہ قرآن' مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود' مضمون نویسی' معلومات عامہ ' تحریری مرکزی امتحان اور خطبات امام (جو حضور انور کے 17 خطبات جمعہ پر مشتمل کوئز پروگرام تھا)

خدام نے بڑے ذوق و شوق سے ان مقابلوں میں شرکت کی۔ اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انعام پانے والے خدام کے لئے خصوصی شیلڈز سندات اور دیگر انعامات تیار کرائے گئے تھے۔ شریک ہونے والے تمام خدام کو سند شرکت بھی دی گئی۔

خدام کی رہائش اور قیام وطعام اور نمازوں کا انتظام ایوان محمود کے احاطہ میں ہی کیا گیا تھا۔ اور مستعد خدام کی ایک بڑی ٹیم ان کی خدمت پر مقرر رہی۔

اللہ تعالیٰ اس علمی پروگرام کو بھی برکتوں سے نوازے اور آئندہ وسعت دیتا چلا جائے۔

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آمد کا پروگرام

○ بتاریخ 27۔ ستمبر 98ء بروز اتوار درج ذیل سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آؤٹ ڈور سے پرچی حاصل کر کے وقت لے لیں۔

1۔ مکرم بریگیڈیر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب۔ ماہر امراض دل

2۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب۔ ماہر امراض جلد

3۔ مکرم نفیس احمد حامد صاحب۔ نیورو سرجن

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حامد احمد صاحب حال نیویارک کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب سے نومولود کی صحت و تندرستی درازی عمر اور خادم دین بننے کی درخواست دعا ہے نومولود مکرم چوہدری عزیز احمد کاہلوں صاحب سانگلہ ہل کا پوتا ہے۔ اور مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب نیشنل بینک ربوہ کا نواسا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم بشارت احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ چنیوٹ کو اللہ تعالیٰ نے 98-9-5 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبارز احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری احمد خان صاحب مرحوم پوڑانوالہ (سابق پنشنر ہانگ کانگ پولیس) کا پوتا اور مکرم ماسٹر عبدالباسط صاحب مرحوم آف کھاریاں کا نواسہ ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم خورشید احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب سابق کارکن الفضل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-7-27 کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام ولید احمد عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک سعادت مند اور باعمر خادم دین بنائے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ جن طلباء و طالبات نے امسال پنجاب یونیورسٹی میں مختلف ماسٹرز پروگرام میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ وہ اپنے اپنے شعبہ کا آخری میرٹ نظارت ہذا کو جلد ارسال کریں نیز اپنے کوائف بھی اسی کے ساتھ ارسال کریں۔ میرٹ دوران سال رابطہ کرنے والے طلبہ کی مناسب رنگ میں رہنمائی کے لئے بہت ممد ثابت ہوتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرارداد تعزیت

○ مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد کی طرف سے حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات پر قرارداد تعزیت موصول ہوئی ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت میاں صاحب کی اعلیٰ صفات کا ذکر کر کے ان کی مغفرت اور بلند درجات کے لئے دعائیں کی ہیں نیز لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب باب الابواب ربوہ کی والدہ محترمہ کا سرین (جڑوں والے پھوڑے) کا شیخوپورہ میں اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری کافی ہے۔

احباب کی خدمت میں ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 23 ستمبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 23 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
24- ستمبر غروب آفتاب 6-05
25- ستمبر طلوع آفتاب 5-56

عالمی خبریں

اقوام متحدہ نے ایران افغان کشیدگی کم کرنے کے لئے مشن تشکیل دے دیا- یہ مشن مزار شریف اور بامیان میں ہونے والی ہلاکتوں کے حقائق معلوم کرے گا- اور افغانستان میں لڑائی بند کرانے کے لئے اقدامات کرے گا- وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ افغانستان جانے والے مشن میں اسلامی سربراہی کانفرنس کو بھی نمائندگی دی جائے-

فرقہ بندی کی بنیاد پر جنگ موقر برطانوی جریدہ اکانومسٹ نے کہا ہے افغانستان کی اندرونی جنگ اس وقت شیعہ اقلیت کے خلاف طالبان کے سنی لوگوں کی جنگ بن چکی ہے- اور یہی بات ایران اور افغانستان میں کشمکش کا سبب ہے-

امریکی صدر کلنٹن نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں- ہمارے ملک میں 12 سو مساجد اور اسلامی مراکز ہیں لیکن یہاں اسلام اور امریکہ میں کوئی تصادم نہیں نہ ماضی میں ہوا ہے-

روس سے مدد کی درخواست ایران نے طالبان کے خلاف روس سے مدد مانگ لی ہے- ایرانی سپیکر نے روسی پارلیمنٹ کے صدر سے ملاقات میں کہا کہ افغانستان کو بچانے کا واحد راستہ طالبان کو مزید پیش قدمی سے روکنا اور کابل میں وسیع البنیاد حکومت کا قیام ہے- روس نے کہا کہ جنونی طالبان نسل انسانی کے لئے دکھ کا باعث بن گئے ہیں-

آزاد فلسطین کا امکان اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاہو نے اعلان کیا ہے کہ اگر آزاد فلسطین کے قیام کا اعلان کیا گیا تو مغربی کنارے کا بیشتر حصہ اسرائیل میں ضم کر لیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ دریائے اردن کے مغربی کنارے کا مزید علاقہ واپس کرنے کے لئے کوئی دباؤ قبول نہیں کریں گے-

ایران باز رہے چین نے ایران کو کہا ہے کہ وہ افغانستان پر حملے سے باز رہے ورنہ جنگ پورے علاقے میں پھیل جائے گی- دوسرے ملکوں کے ملوث ہو جانے کا واضح امکان ہے-

روس میں پھر ناکامی روس کے نئے وزیراعظم پریماکوف اور صدر یلسن نئی کابینہ تشکیل دینے میں پھر ناکام ہو گئے- افراط زر کے باعث معاشی حالات مزید سنگین ہو گئے- کروڑوں روبل چھاپ کر بینکوں کے حوالے کر دیئے گئے-

سوہارتو سے پوچھ گچھ انڈونیشیا کے اٹارنی جنرل نے کرپشن کے الزامات میں سابق صدر سوہارتو سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے سوہارتو 32 سال تک انڈونیشیا کے صدر رہے-

کوسوو میں خانہ جنگی رکوانے کے لئے امریکہ کے وزیر دفاع نے یورپی ممالک کا دورہ شروع کر دیا- انہوں نے کہا کہ امریکہ کی خواہش ہے کہ کوسوو میں خانہ جنگی بند ہو-

دو ماہ بعد گھروں کو واپسی بنگلہ دیش میں شدید ترین سیلاب کے دو ماہ کے بعد اب شہری دوبارہ اپنے گھروں کو جانے لگے ہیں- تمام دریاؤں میں پانی کی سطح گر گئی ہے-

ملائیشیا کی صورت حال ایشیا اور بحرالکاہل کے ملکوں نے ملائیشیا کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا ہے- سابق نائب وزیراعظم انور ابراہیم کی گرفتاری کے بعد بے چینی پھیلی ہے-

سری نگر کے صحافی مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیراعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے الزام لگایا ہے کہ سری نگر کے صحافی پاکستانی ایجنٹ ہیں وہ بھارت کی افواج کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے پاکستان کو بھارت کے خلاف مواد فراہم کر رہے ہیں-

طالبان نے احمد شاہ مسعود کے زیر قبضہ علاقوں پر فضائی حملے شروع کر دیئے ہیں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

دستخط نہیں کریں گے وزیراعظم نواز شریف نے امریکی صدر کلنٹن سے ملاقات کے دوران ان کو بتایا ہے کہ پاکستان سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرے گا- پچپن منٹ کی ملاقات میں امریکی صدر نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور پابندیوں کے خاتمے اور ایف 16 طیاروں کی رقم کی واپسی پر غور کا وعدہ کیا- وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان اصولی طور پر سی ٹی بی ٹی معاہدے کا مخالف نہیں لیکن پاکستان موجودہ حالات، کسی دباؤ' اور اقتصادی پابندیوں کی موجودگی میں' سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرے گا- ہم ایسے ماحول میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے-

نواز شریف مان گئے امریکی صدر کے قومی سلامتی کے مشیر سینڈی برگر نے کہا ہے کہ امریکی صدر سے ملاقات کے بعد وزیراعظم نواز شریف نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے- اس سلسلے میں جنرل اسمبلی سے خطاب کے دوران وہ مثبت اعلان کریں گے- بی بی سی کا کہنا ہے کہ امریکی عہدیدار پر امید نظر آ رہے ہیں-

پنجاب کے وزیراعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر حکومت اور فوج میں کوئی اختلاف نہیں- انہوں نے کہا کہ آٹے کے بعد روٹی کی قیمتوں میں کمی کی جائے گی- انہوں نے امید ظاہر کی کہ صوبہ جلد ہی امن کا گہوارہ بن جائے گا-

سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں پاکستان کے آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی کا تعلق قومی سلامتی سے ہے- اس پر سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا جانا چاہئے- انہوں نے کہا کہ فوج دستخط کے خلاف نہیں مگر پہلے معاشی بحران ختم کرایا جائے- انہوں نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے لئے ایک سال کی مہلت سے فائدہ اٹھایا جائے- قومی سلامتی کے حوالے سے ہمارے خدشات بھی دور کئے جانے ضروری ہیں- اس معاملے پر حکومت اور فوج میں اختلاف کا تاثر درست نہیں-

زرداری پر فرد جرم عائد ہو گئی لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری اور مسٹر جسٹس فقیر محمد کھوکھر پر مشتمل احتساب بنچ نے گرما گرم ماحول میں آصف زرداری پر فرد جرم عائد کر دی- آصف زرداری نے فرد جرم وصول کرنے سے انکار کر دیا- غصہ میں عدالت سے نکل گئے- وکلاء نے بائیکاٹ کر دیا- زرداری نے کہا کہ آپ نے نواز شریف سے مل کر مجھے سزا دینے کا یقین دلایا ہے- فاضل جج جسٹس احسان الحق چوہدری نے کہا ہم گالیاں کھا کر بھی انصاف کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے-

فرد جرم میں الزامات سینیٹر آصف زرداری پر فرد جرم میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ ان کے 22- ارب کے اثاثے پاکستان میں اور ڈیڑھ ارب ڈالر کے بیرون ملک ہیں جو ظاہر نہیں کئے گئے- آصف زرداری نے کہا کہ مجھ سے منسوب اثاثوں کا 30 فیصد مجھے دے دیا جائے 70 فی صد حکومت رکھ لے- انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کے اثاثے میرے نام منسوب کئے گئے ہیں وہ ہتک عزت کا دعویٰ کریں گے-

ٹیلی فون پر نیا ٹیکس محکمہ ٹیلی فون نے بغیر کسی اعلان کے ٹیلی فون کے ایک ہزار روپے سے زائد کے بلوں پر 10 فیصد ود ہولڈنگ ٹیکس عائد کر دیا ہے- محکمہ کے مطابق یہ ٹیکس سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے حکم سے عائد کیا گیا ہے- محکمہ ٹیلی فون کا اس سے کوئی تعلق نہیں-

امام مسجد کا قتل کوٹ مومن میں امام مسجد کو رات کے وقت گھر میں گھس کر قتل کر دیا گیا-

لیگی باغیوں کی تعداد وزیراعلیٰ سرحد کے خلاف مسلم لیگی باغیوں کی تعداد 17 ہو گئی- انہوں نے تحریک عدم اعتماد لانے کا مطالبہ کیا ہے- دیگر ارکان کو بھی وزیراعلیٰ کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں- باغی ارکان پیر صابر شاہ کو متبادل قرار دے رہیں-

ڈالر کی قیمت میں پھر اضافہ ہو گیا- سوا ساٹھ روپے میں بکتا رہا-

ٹریفک حادثات خان پور کے قریب بے قابو بس سڑک کے کنارے کھڑے ٹرالر سے ٹکرا گئی جس سے 7- افراد جاں بحق اور 10- زخمی ہو گئے- ساہیوال عارف والا روڈ پر ویگن بس سے ٹکرا جانے سے 15 ہلاک اور 31- زخمی ہو گئے-

بجلی بند کرنے کی دھمکی واپڈا کی لیبر یونین نے دھمکی دی ہے کہ بجلی کے بلوں سے ایڈیشنل سرچارج اور تھرمل معاہدے ختم نہ کئے گئے تو پورے ملک کی بجلی بند کر دیں گے- ارکان پارلیمنٹ سب کچھ لوٹ رہے ہیں-

دینی مدرسہ کے مہتمم کا قتل شہر سلطان میں دینی مدرسہ کے مہتمم ملک اللہ بخش کو رات گیارہ بجے دو نقاب پوشوں نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

منہ کھر - سرکن - زہرباد
کے علاوہ جانوروں کی 50 امراض کا شفا بخش علاج۔ معلوماتی رسالہ مفت بذریعہ ڈاک /5 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون: 771-213156 FAX: 4524-212299

ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ایئرکنڈیشنرز
ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ مسجد عالی بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور
فون: 7223228 7357309

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ